ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

صحائف آسمانی کی روشنی میں انسانی تخلیق کے مراحل: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Stages of Human Creation in the Light of the Divine Scriptures: A Research and Analytical Study

Saima Nosheen
Assistant Professor, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University D. I. Khan

Mazhar Hussain*
Ph.D. Scholar Department of Islamic Studies &Arabic, Gomal University D. I. Khan

Razia Bi Bi
M.Phil. Scholar Department of Islamic Studies &Arabic, Gomal University D. I. Khan

Asia BI Bi
M.Phil. Scholar Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University D. I. Khan

Abstract

On the subject of human creation, various aspects have been highlighted in the light of the divine books, namely the Qur'an, the Torah, the Gospel and the Psalms. In these holy books, the principles of human creation, purpose and life have been described and the Torah also mentions the creation of man. According to the Torah, Allah created man in His own image.The creation of man is also an important theme in the Gospels, and it is stated that man is made in the image of God to bear witness to his love and righteousness.The creation of man and the majesty of God are mentioned repeatedly in the Psalms. The book of Psalms emphasizes the nature of man and his relationship with God, and thus encourages men to obey God's laws.

Keywords: Creation, Man, Heavenly Books

تمہید

تخلیق انسانی کے موضوع پر آسمانی صحائف، یعنی قرآن، تورات، انجیل اور زبور کی روشنی میں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان مقدس کتابوں میں انسان کی تخلیق، مقصد اور زندگی کے اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے اور تورات میں بھی انسان کی تخلیق کا ذکر کیا گیا ہے، تورات کے مطابق، اللہ نے انسان کو اپنی شکل میں پیدا کیا۔ انجیل میں بھی انسان کی تخلیق کو ایک اہم موضوع بنایا گیا ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو خدا کی شبیہ پر بنایا گیا ہے تاکہ وہ اس کی محبت اور راستبازی کی گواہی دے سکے۔ زبور میں انسان کی تخلیق اور خدا کی عظمت کا تذکرہ بار بار آتا ہے۔ زبور کی کتاب میں انسان کی فطرت اور اس کے خدا کے ساتھ تعلق پر زور دیا گیا ہے، اور اس کے ذریعے انسانوں کو اللہ کے قوانین پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

---

* Email of corresponding author: khakimarwat786@gmail.com

انسانی تخلیق کا تعارف:

تخلیق انسانی ایسا موضوع ہے جسے مختلف آسمانی کتب، فلسفیانہ مکالموں اور سائنسی نظریات کے تناظر میں مختلف زاویوں سے بیان کیا گیا ہے۔ انسان کی تخلیق کی کہانی، اس کے جسمانی، ذہنی، اور روحانی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے اور اس کے وجود کے مقصد پر گہرے سوالات اٹھاتی ہے۔ انسانی تخلیق صرف جسمانی نشو نما تک محدود نہیں بلکہ اس میں خدا کی حکمت، ارادہ، اور ایک بلند مقصد کی جھلک بھی ملتی ہے۔

آسمانی کتب جیسے قرآن مجید، تورات اور انجیل میں انسانی تخلیق کو خدا کی تخلیقی طاقت اور منصوبے کا نتیجہ سمجھا گیا ہے۔ ہر کتاب میں انسان کی تخلیق کا عمل ایک خاص ترتیب سے بیان کیا گیا ہے، لیکن ایک بات واضح ہے کہ انسان کی تخلیق محض ایک حادثہ نہیں، بلکہ ایک عظیم مقصد کے تحت ہوئی۔

قرآن مجید میں انسانی تخلیق کو اللہ کی طاقت اور حکمت کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کے مطابق انسان کی تخلیق کا آغاز نطفہ سے ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ مختلف مراحل سے گزرتا ہے، جیسے علقہ، مضغہ، اور پھر اس کے جسم میں روح پھونکی جاتی ہے۔

تورات میں بھی انسان کی تخلیق کو خدا کے ارادے سے جوڑا گیا ہے۔ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر اور اپنی مشابہت میں پیدا کیا تاکہ وہ زمین پر اس کا نمائندہ بنے۔

انجیل میں بھی انسان کی تخلیق کی تفصیل تورات کی طرح بیان کی گئی ہے، اور یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ انسان کی تخلیق خدا کی عظیم منصوبہ بندی کا حصہ تھی۔ انجیل میں انسان کو "خدا کی صورت" میں تخلیق کیا گیا ہے، اور اس کے ذریعے خدا کی محبت، حکمت اور رہنمائی کا ظہور ہوتا ہے۔ انجیل میں انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی اسے آزادی، اختیار اور ذمہ داری بھی دی گئی تاکہ وہ اپنے اعمال کے ذریعے خدا کی رضا حاصل کرے۔

تمام آسمانی کتب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان کو ایک بلند مقصد کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔ اس مقصد میں انسان کا امتحان، اس کی آزادی، اس کا اخلاقی ارتقاء اور خدا کے ساتھ اس کے تعلقات شامل ہیں۔ انسان کو زمین پر ایک "خلیفہ" کے طور پر بھیجا گیا ہے، جس کا مقصد خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا اور اس کے حکم کی پیروی کرنا ہے۔

تخلیق انسانی کے مراحل قرآن کی روشنی میں:

قرآن میں انسان کی خلقت کے مراحل کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مراحل انسان کی پیدائش سے لے کر اس کی تکمیل تک کی ایک معجزاتی اور پیچیدہ حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ مراحل درج ذیل ہیں،

انسانی تخلیق مٹی کا مرحلہ:

اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں انسان کی تخلیق مٹی سے کی، جو ایک گارے کی شکل میں تھی۔ قرآن میں اللہ نے فرمایا:

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ۔[1]

"اس نے انسان کو ٹھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے پیدا کیا۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی پہلی تخلیق مٹی سے ہوئی تھی، جس میں اللہ کی حکمت اور قدرت کا اظہار ہے۔

انسانی تخلیق میں مادہ معنویہ کا مرحلہ:

انسان کی تخلیق کا دوسرا مرحلہ نطفہ سے شروع ہوتا ہے، جو مرد اور عورت کی تخلیق شدہ مائع کے اجتماع سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن میں اللہ نے فرمایا:

"اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی"۔ [2]

"کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔"

یہ نطفہ ایک قطرہ ہے جو انسان کی تخلیق کی ابتدائی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

انسانی تخلیق میں علقمہ کا مرحلہ:

نطفہ کے بعد، یہ ایک مرحلے میں تبدیل ہو جاتا ہے جسے قرآن میں "علقمہ "یعنی جمے ہوئے خون کے لو تھڑے کو کہا گیا ہے۔

"ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً"۔ [3]

"پھر ہم نے نطفہ کو علقہ میں تبدیل کیا"

یہ ایک ایسا مرحلہ ہے جس میں نطفہ خون کی طرح کی شکل اختیار کرتا ہے اور رحم میں بڑھتا ہے۔

انسان کی تخلیق خون اور لو تھڑے کا مرحلہ:

علقمہ کے بعد، یہ خون کے لو تھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے، جو نرم اور لچکدار ہوتا ہے۔

"فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً"۔[4]

"پھر اس کو لو تھڑے میں بدل دیا"

یہ مرحلہ ان ابتدائی دنوں کی نشو و نما کو ظاہر کرتا ہے جب بچہ رحم میں جسمانی طور پر ترقی کر رہا ہوتا ہے۔

انسانی تخلیق میں ہڈی اور گوشت کا مرحلہ:

اس کے بعد اللہ نے ان لو تھڑوں میں ہڈیاں پیدا کیں، اور پھر ان پر گوشت چڑھایا، تاکہ جسم کی مکمل شکل اور ساخت تیار ہو۔

"فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا"۔ [5]

پھر ہم نے اس لو تھڑے پر گوشت چڑھایا اور اس میں ہڈیاں ڈال دیں۔"

یہ مرحلہ انسان کی جسمانی تشکیل کا بنیادی حصہ ہے۔

انسانی تخلیق میں روح مرحلہ:

انسان کے جسم کی تکمیل کے بعد، اللہ نے اس میں اپنی روح پھونکی، جو اسے زندگی اور شعور دیتی ہے۔

"ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ-فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ"۔ [6]

"پھر ہم نے اس کی صورت میں اُٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔"

یہ روح کا دم انسان کو ایک مکمل اور زندہ مخلوق بناتا ہے، اور اسے شعور، ارادہ، اور اخلاقی ذمہ داری عطا کرتا ہے۔

انسانی تخلیق میں نطفہ سے جسم تک کا مرحلہ:

قرآن میں انسان کی تخلیق کے اس ارتقاء کو مختلف مراحل میں بیان کیا گیا ہے جو اس کے جسمانی اور روحانی ترقی کو ظاہر کرتے ہیں۔ "ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا-ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ" [7](ہم نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا، پھر علقہ، پھر لوتھڑا، پھر ہڈیاں، پھر گوشت، اور پھر روح پھونکی)۔ یہ سارے مراحل انسان کی فطری نشوونما اور اللہ کی قدرت کا کھلا ثبوت ہیں۔

انسانی تخلیق کا مقصد و ہدایت کا مرحلہ:

انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ کی عبادت اور اس کی ہدایت پر عمل کرنا ہے۔ قرآن میں فرمایا:

"وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔" [8]

میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔"

یہ انسان کی تخلیق کا مقصد ہے، جو اس کی روحانی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

قرآن میں انسان کی تخلیق کے مراحل کا بیان اللہ کی حکمت اور قدرت کی نشانی ہیں، جو جسمانی اور روحانی طور پر انسان کے ارتقاء کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس میں مٹی سے نطفہ، علقہ، لوتھڑا، ہڈیاں اور گوشت کے مراحل شامل ہیں، اور آخر کار اللہ کی روح پھونک کر انسان کو مکمل اور جاندار بنایا گیا۔

تورات کی روشنی میں تخلیق انسانی کے مراحل:

تورات کی روشنی میں "تخلیقِ انسان" کے مراحل کو سمجھنا ایک دلچسپ اور روحانی مطالعہ ہے۔ تورات میں انسان کی تخلیق کی کہانی بنیادی طور پر پہلے باب میں بیان کی گئی ہے، جسے اکثر "جنسیات کی تخلیق" کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے چھ دنوں میں زمین، آسمان اور دیگر تمام مخلوقات کو پیدا کیا، اور ساتویں دن آرام کیا۔ انسان کی تخلیق کا عمل ان چھ دنوں میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

انسانی تخلیق کا آغاز:

یہ زمین و آسمان کی تاریخ ہے۔ خداوند خدا نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اُس وقت جو حالات پیش آئے وہی اس کی تاریخ ہے۔ [9] یہ اُس وقت کی بات ہے جب زمین پر کوئی درخت یا پودا نہیں اُگتا تھا۔ یہ اس لئے تھا کیونکہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا۔ اور کھیتی باڑی کرنے کے لئے زمین پر کوئی انسان بھی نہ تھا۔

زمین سے پانی کا چشمہ اُبل پڑا اور ساری زمین کو سیراب کیا۔ ایسی صورت میں خداوند خدا نے زمین سے مٹی لی اور انسان کو بنایا اور ناک میں زندگی کی سانس پھونک دی تب انسان ایک ہی ذی روح بن گیا۔ خداوند نے مشرقی سمت میں ایک باغ لگایا جو کہ عدن میں ہے۔ اور خود کے بنائے ہوئے اِنسان کو اس باغ میں رکھا۔ خداوند خدا نے اس باغ میں ہر قسم کے خوشنما درخت اور بطور غذا ہر قسم کے ثمر آور درخت بھی لگایا۔ اس کے علاوہ باغ کے بیچوں بیچ زندگی دینے والا درخت بھی اُگایا۔ اور اچھے اور بُرے (نیکی و بدی) کا شعور پیدا کرنے والا درخت بھی لگوایا۔

عدن سے ایک ندی بہتی اور باغ کے درختوں کو سیراب کرتی۔ پھر وہی ندی شاخوں میں منقسم ہو کر چار بڑے ندیوں کا منبع بن گئیں۔ پہلی ندی کا نام فیسون ہوا۔ اور سارے حویلہ ملک میں یہی ندی بہتی ہے۔ اس ملک میں سونا تھا۔ حویلہ کا سونا کافی اچھا ہے۔ اِس کے علاوہ وہاں پر موتی، سنگِ سلیمانی بھی تھا۔ دوسری ندی کا نام جیحون تھا۔ ملک ایتھوپیا کے ہر حصّہ میں بہنے والی یہی ندی ہے۔ اور تیسری ندی کا نام دجلہ تھا۔ جنوبی اسور کے ملک میں بہنے والی یہی ندی ہے۔ اور چوتھی ندی کا نام فرات تھا۔[10]

خداوند خدا نے اس آدم کو عدن باغ میں کھیتی باڑی کرنے کے لئے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے لے گیا اور اس کو عدن باغ ہی میں ٹھہرایا۔ خداوند خدا نے آدم سے کہا، "تو باغ کے کسی بھی درخت کا میوہ کھا سکتا ہے۔ لیکن نیکی اور بدی کی جانکاری دینے والے درخت کے پھل کو تو ہر گز نہ کھانا۔ اور وہ یہ بھی حکم دیا کہ اگر تو کسی بھی وجہ سے درخت کا پھل کھائے گا تو تُو مر جائے گا۔

تخلیق انسانی میں ابتدائی عورت:

تب خداوند خدا نے کہا، "آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہ ہوگا اور اس لئے میں اسی کی مانند اس کا ایک مددگار بناؤں گا۔ خداوند خدا نے زمین کی مٹی سے سطح زمین پر بسنے والے ہر جانور اور آسمان میں اُڑنے والے ہر پرندے کو بنایا۔ اور خداوند خدا نے ان تمام کو آدم کے پاس لایا یہ دیکھنے کے لئے کہ آدم ان کا کیا نام دیگا۔ آدم نے اِن میں سے ہر ایک کا نام دیا۔ سطح زمین پر رہنے والے تمام جانوروں اور آسمان کی بُلندی میں اُڑنے والے تمام پرندوں اور جنگل میں رہنے والے تمام جنگلی جانوروں کا نام آدم نے رکھا۔ آدم نے بے شُمار جانوروں اور پرندوں کو دیکھا۔ لیکن ان تمام میں سے اس نے کسی کو بھی اپنے لئے لائق مددگار نہ پایا۔[11]

اِس وجہ سے خداوند خدا نے آدم کو گہری نیند میں سُلا دیا اور اس کے جسم کی ایک پسلی کو نکال لیا اور پسلی کے اس خالی جگہ کو گوشت سے پُر کر دیا۔ اس نے آدم کی اس پسلی سے عورت کو پیدا کیا اور اس کو آدم کے پاس بلایا۔ تب انہوں نے اس عورت کو دیکھ کر کہا اب ٹھیک ہے، یہ تو بس میری ہی مانند ہے۔ اور اس کی ہڈیاں تو میری ہی ہڈیوں سے بنی ہیں۔ اور اس کا جسم میرے ہی جسم سے آیا ہے۔ اور اس کو میں عورت کا نام دیتا ہوں اور کہا کہ یہ مرد سے پیدا ہوئی ہے۔" اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کا ہو جاتا ہے۔ اور وہ دونوں ایک ہی جسم بن جاتے ہیں۔ وہ دونوں برہنہ تھے لیکن وہ شرمندہ نہیں ہوئی۔

کائنات وانسانی کے تخلیق مراحل:

تخلیق کی بنیادی کہانی پیدائش 1 اور 2 باب کے اندر ملتی ہے، اور اِس کے ساتھ ہی 3 باب میں ہمیں اُس واقعے کے بارے میں معلوم ہوتا ہے جو باغِ عدن میں ہوا تھا۔ پیدائش 1 باب کا آغاز خُدا کی اپنی ذات سے ہوتا ہے، جس وقت کچھ بھی موجود نہیں تھا تو خُدا تھا۔ تخلیق کی کہانی کا آغاز انسان کے لیے خُدا کی طرف سے اپنی ذات کے مکاشفے اور اپنی مرضی کے اظہار کے ساتھ ہوتا ہے۔ ابتدا میں خُدا نے اِس کائنات کے اندر موجود ہر ایک چیز کو تخلیق کیا۔[12] اِس میں تمام آسمانی مخلوقات اور اشیاء (بشمول ستارے اور سیارے) اور اِس زمین پر موجود ہر ایک چیز شامل ہے۔ اگرچہ پیدائش کی کتاب کے اِس تخلیقی بیان کے اندر خُدا کی ثالوث ذات کا اظہار بہت واضح طور پر نظر نہیں آتا لیکن یہاں پر خُدا اپنی ذات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے "ہم" جیسے لفظ کو متعارف کرواتا ہے (پیدائش 1 باب 26 آیت)۔ رُوح القدس تخلیق کے اِس سارے عمل میں بڑی سرگرمی کے ساتھ کام کرتا نظر آتا ہے (پیدائش 1 باب 2 آیت) اور ایسا ہی ہم یسوع کے بارے میں دیکھتے ہیں (یوحنا 1 باب 1-3 آیات؛ کلسیوں 1 باب 15-17 آیات)۔

تخلیق کے چھ دِنوں کے دوران خُدا نے روشنی، کائنات اور اِس زمین (پہلا دن)؛ فضا اور آسمان (دوسرا دن)؛ خشک زمین اور تمام نباتاتی زندگی (تیسرا دن)؛ ستارے اور آسمانی مظاہر بشمول سورج اور چاند (چوتھا دن)؛ پرندے اور آبی مخلوقات (پانچواں دن)؛ اور تمام خشکی کے جاندار اور انسان (چھٹا دن) کو بنایا۔ بنی نوع انسان باقی کی تمام تر مخلوقات سے بالا ہے کیونکہ وہ خُدا کی شبیہ پر تخلیق کیا گیا ہے۔[13] اور اُس کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اِس زمین پر خُدا کی طرف سے مختار ہو اور سب چیزوں پر حکمرانی کرے۔[14] تمام کی تمام مخلوقات اپنی ساری وسعت اور حیرت انگیز خوبصورتی کے ساتھ چھ دِنوں کے دورانیے میں تخلیق کی گئی تھیں۔ خُدا نے اپنے سارے تخلیقی کام کے اختتام پر اعلان کیا کہ سب "بہت اچھا" ہے اور پھر اِس کے بعد انسان کی تخلیق کی مزید تفصیلات ہمیں آگے ملتی ہیں۔

ساتویں دن خُدا نے آرام کیا۔ اِس آرام کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ خُدا تھک گیا تھا، بلکہ اُس کا آرام صرف اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خُدا نے اپنے سارے کام کو مکمل کر لیا تھا۔ خُدا نے اپنے کام کو ختم کیا تھا اور ساری کی ساری کائنات بالکل ویسی تھی جیسی خُدا چاہتا تھا۔ خُدا کی طرف سے چھ دن کام کرنا اور پھر ایک دن آرام کرنا ہمارے لیے اپنے ہفتے کو گزارنے کا ایک نمونہ ہے اور ہم اپنے ہفتے کے دوران بالکل اِسی نمونے پر عمل کرتے ہیں۔ بعد میں سبت کے دن کو پاک ماننے کی رسم خُدا کے چنے ہوئے لوگوں کی ایک خاص نشانی بن گئی۔[15]

مٹی سے تخلیق انسانی کے مراحل:

پیدائش انسان کی تخلیق کو مزید وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ یہ حوالہ کسی دوسری تخلیق کا بیان نہیں ہے۔ نہ ہی یہ پیدائش 1 باب کے بیان کی تردید ہے۔ پیدائش کا بیان بس تخلیق کے ایک مجموعی بیان سے ہٹ کر پڑھنے والے کی توجہ کو خُدا کی انسان کے حوالے سے خاص تخلیق پر مبذول کرواتا ہے۔ خُدا نے انسان کو اُسی زمین کی مٹی سے بنایا جسے اُسے نے پہلے تخلیق کیا ہوا تھا۔ انسان کے جسم کو مٹی سے بنانے کے بعد خُدا نے اُس میں زندگی کا دم پھونکا یعنی اُس میں رُوح ڈالا۔ خُدا کی طرف سے انسان کو اِس طرح سے تخلیق کرنے کی حقیقت انسان کے لیے خُدا کی خاص فکر اور پرواہ کو ظاہر کرتی ہے۔ اُس کے بعد خُدا نے اِس پہلے انسان کو ایک بہت ہی خاص مقام پر رکھا جس کا نام عدن تھا۔ عدن ایک بہت ہی خوبصورت اور ہر طرح کے وسائل سے بھرپور مقام تھا۔ آدم کے پاس ہر وہ چیز تھی جس کی اُسے ضرورت تھی بشمول کھانے اور کرنے کے لیے مختلف طرح کی سرگرمیوں کے۔ بہرحال آدم کے ساتھ خُدا کا کام ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔

خُدا نے آدم کو باقی ساری مخلوقات دکھائیں اور اُن کو دیکھنے کی بدولت آدم کو اپنے لیے ایک جیون ساتھی کی ضرورت کا احساس ہوا۔[16] تمام جانداروں کو نام دینے کے مرحلے کے اختتام پر آدم کو احساس ہوا کہ اُس کی زندگی میں کسی چیز کی کمی ہے۔ خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور پھر اُتنی ہی پرواہ اور محبت کے ساتھ اُس نے، حوا، کو تخلیق کیا جتنی پرواہ سے اُس نے آدم کو تخلیق کیا تھا۔[17] حوا کو آدم کی پسلی سے بنایا گیا تھا۔ پھر خُدا، حوا، کو آدم کے پاس لایا، تب آدم فوراً سمجھ گیا کہ حوّا اُس کے لیے خاص تھی۔ وہ اُس کی ذات کا حصہ تھی، اُس کی ہڈیوں میں سے ہڈی اور اُس کے گوشت میں سے گوشت۔[18]

خُدانے آدم اور، حوا، کو اپنی شبیہ پر تخلیق کیا تھا۔[19] بائبل میں بیان کیا گیا تخلیق کا حوالہ خاندان کو معاشرے کی بنیادی اکائی کے طور پر پیش کرتا ہے۔[20] اور جیسا کہ شادی جیسے رشتے کی بنیاد خُدا نے رکھی ہے یہ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان قائم ہونے والا رشتہ ہے۔

آدم اور، حوا، کو معصومیت کی حالت میں تخلیق کیا گیا تھا[21] اور اُس وقت تک اُنہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ وہ باغِ عدن کے اندر خُدا کے ساتھ خاص رفاقت سے بھرپور لطف اندوز ہوتے تھے اور اُنہیں سوائے ایک درخت کے پھل کے باغ کے سبھی درختوں کا پھل کھانے کی مکمل آزادی تھی۔[22] خُدا کے ساتھ اُن کی رفاقت کے لیے ایک لازمی اصول بھی مقرر کیا گیا تھا اور وہ یہ کہ: آدم اور ،حوا، نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہیں کھائیں گے۔[23]

تخلیق انسانی کے مراحل زبور کی روشنی میں

تخلیق کی ابتدا مرحلہ:

زبور میں اللہ کی تخلیق کی عظمت اور انسان کی روحانیت پر توجہ دی گئی ہے۔ یہاں ہم تخلیق کے کچھ اہم مراحل کو زبور کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔

زبور میں اللہ کی تخلیق کی عظمت کو کئی بار بیان کیا گیا ہے۔ داؤد علیہ السلام کی زبور میں اللہ کے تخلیقی عمل کو اُس کی طاقت اور حکمت کے مظہر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ تخلیق کا آغاز انسان کو زمین پر اللہ کا نائب بنا کر کیا گیا، جیسا کہ Psalm 8 میں کہا گیا ہے: "تو نے اُسے اپنی دستکاری کا تاج دیا ہے اور سب کچھ اُس کے قدموں میں کر دیا ہے"[24]

انسانی تخلیق میں روحانی ہدایت:

انسان کو تخلیق کے وقت ایک اعلیٰ مقصد اور راہنمائی دی گئی ہے۔ زبور میں انسان کی روحانیت کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، اور انسان کو اللہ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ Psalm 23 میں اللہ کو "میرے چرواہے" کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو انسان کو ہدایت دیتا ہے اور اس کے راستے کی رہنمائی کرتا ہے: "خداوند میرا چرواہا ہے، مجھے کمی نہ ہوگی۔ وہ مجھے سبز چارہ گاہوں میں بٹھاتا ہے"۔[25]

تخلیق انسانی میں آزمائش ومشکلات:

تخلیق کے سفر میں انسان کو مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ زبور میں انسان کی کمزوریوں اور گناہوں کے باوجود اللہ کی معافی اور رحمت کی امید دی جاتی ہے۔ Psalm 34 میں کہا گیا "خداوند قریب ہے اُن لوگوں کے جو دل ٹوٹے ہوں اور جو روح میں دکھی ہوں"۔[26]

تخلیق انسانی کا مقصد:

تخلیق کا اصل مقصد اللہ کے ساتھ ایک گہرا اور مضبوط تعلق قائم کرنا ہے۔ زبور میں اس تعلق کی اہمیت کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ Psalm 51 میں داؤدؑ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرتے ہیں اور دل کی صفائی کی دعا کرتے ہیں "خداوند! میرے دل میں ایک صاف دل پیدا کر، اور میرے اندر صحیح روح تازہ کر"۔[27]

تخلیق انسانی کی انتہاء:

تخلیق کے عمل کا منتہ اس وقت آتا ہے جب انسان اللہ کے قریب آکر اُس کی رضا اور روحانیت کی تکمیل کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔ زبور میں انسان کی آخری منزل اللہ کی رضا اور اُس کی خدمت کو قرار دی گئی ہے: "اللہ کی رضا اور اُس کے جلال کی عبادت ہی انسان کا اصل مقصد ہے"۔[28] زبور کی روشنی میں انسان کی تخلیق کے مراحل ایک مسلسل سفر ہیں، جس میں انسان اپنی روحانیت کی تکمیل اور اللہ کے قریب پہنچنے کی کوشش کرتا ہے، ہر آزمائش اور مشکل کے باوجود اللہ کی ہدایت اور رحمت پر بھروسہ رکھتا ہے۔

تخلیق انسانی انجیل کی روشنی میں:

انجیل کی روشنی میں تخلیقِ انسانی کا تصور بہت گہرا اور روحانی ہے، جس میں انسان کو خدا کی شبیہ پر تخلیق کیا گیا ہے اور اُس کا مقصد خدا کی عبادت، اُس کی رضا کی جستجو اور زمین پر اُس کی نمائندگی کرنا ہے۔

خلاصہ کلام:

زبور کی روشنی میں انسانی تخلیق کے مراحل ایک مسلسل سفر ہیں جس میں انسان اپنی روحانیت کی تکمیل کی جانب بڑھتا ہے۔ ابتدا میں اللہ نے انسان کو اپنی صورت میں تخلیق کیا، پھر اُسے آزمائشوں اور گناہ سے گزرنا پڑا، لیکن آخر کار اللہ کی قربت اور رضا کی جستجو میں انسان اپنے تخلیقی مقصد کو پورا کرتا ہے۔ زبور کی آیات میں اللہ کی عظمت، انسان کی حیثیت اور اُس کی روحانی جستجو کا ایک واضح نقشہ پیش کیا گیا ہے، جس سے انسان کو اپنے روحانی سفر کی راہنمائی ملتی ہے۔

انسانی تخلیق کی ابتدائی مراحل:

انجیل میں انسان کی تخلیق کی ابتدا پیدائش کی کتاب (Genesis) میں بیان کی گئی ہے، جہاں خدا نے انسان کو اپنی "صورت اور شبیہ" پر تخلیق کیا: "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا، خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا، نر اور مادہ اُس نے اُنہیں پیدا کیا" اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد خدا کی صفات کی عکاسی کرنا اور اُس کی شان میں جلال لانا تھا۔

انسانی تخلیق کا روحانی مقصد:

انجیل میں انسان کو جسمانی اور روحانی طور پر تخلیق کیا گیا ہے۔ خدا نے انسان میں اپنی روح پھونکی، اور اُس کے اندر ایک روحانی حقیقت رکھی: "خداوند خدا نے انسان کو مٹی سے بنایا اور اُس میں زندگی کا دم پھونک دیا، اور وہ جاندار روح بن گیا"۔[29]

انسان کی روح خدا سے جُڑی ہوئی ہے اور اُس کا مقصد خدا کی رضا کی جستجو کرنا اور اُس کی عبادت کرنا ہے۔

انسانی تخلیق کے آزمائش اور مراحل:

انسان کو آزاد مرضی دی گئی تاکہ وہ خود اپنے انتخاب کرے، لیکن آدم اور حوا کا جنت میں گناہ کرنا انسان کے تخلیقی مقصد کو چیلنج کرتا ہے۔ جب انسان نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی، تو گناہ کی حقیقت سامنے آئی: "چونکہ ایک آدمی کے ذریعے گناہ دنیا میں آیا، اور گناہ کے ذریعے موت، اور یوں موت نے سب لوگوں کو چھالیا کیونکہ سب نے گناہ کیا"۔[30]

گناہ کے نتیجے میں انسان کے روحانی تعلق میں دراڑ آئی، اور اُسے خدا سے دوری کا سامنا کرنا پڑا۔

انسانی تخلیق میں نجات واحسان:

انسان کی تخلیق کا مقصد صرف مادی زندگی تک محدود نہیں تھا، بلکہ روحانی زندگی کی تکمیل بھی تھی۔ انجیل میں بتایا گیا ہے کہ خدا نے انسان کی نجات کے لیے اپنے بیٹے، یسوع مسیح کو بھیجا تاکہ وہ انسان کی گناہوں کا کفارہ بنے اور اُسے خدا کے ساتھ دوبارہ رشتہ جوڑے "کیونکہ خدا نے دنیا سے اتنی محبت کی کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو دے دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے "[31] یسوع کی قربانی انسان کے لیے نجات اور خدا کے ساتھ دوبارہ تعلق قائم کرنے کا راستہ بنی۔

انسانی تخلیق ابتدائی ولادت:

انجیل میں نیا پیدا ہونے کا تصور بھی اہم ہے، جہاں انسان کو خدا کی روح سے نیا پیدا کیا جاتا ہے، تاکہ وہ ایک نئی زندگی گزارے: "اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نئی مخلوق ہے، پرانی چیزیں مٹ گئیں، دیکھو! سب کچھ نیا ہو گیا"۔[32]

اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح میں ایمان لانے والا شخص نئی تخلیق بن جاتا ہے، اور اُس کی زندگی کا مقصد خدا کے جلال کے لیے ہوتا ہے۔

تخلیق انسانی کا مقصد:

انجیل میں انسان کا سب سے بڑا مقصد خدا کی عظمت کی گواہی دینا اور اُس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔ یہ مقصد یسوع کی تعلیمات اور اُس کے پیغامات پر عمل کرنے میں پایا جاتا ہے: "تمہاری روشنی لوگوں کے سامنے یوں چمکنی چاہیے کہ وہ تمہارے اچھے کام دیکھ کر تمہارے باپ کی تمجید کریں جو آسمان پر ہے"۔[33] اور اس آیت میں انسان کی تخلیق کا مقصد اور اس کی ذمہ داری واضح کی گئی ہے کہ وہ اپنے عمل سے خدا کی عظمت اور جلال کی گواہی دے۔

خلاصہ کلام:

انجیل کی روشنی میں انسان کی تخلیق ایک پاکیزہ، روحانی اور مقصدی عمل ہے جس کا مقصد خدا کی صورت میں زندگی گزارنا، اُس کے حکم کی پیروی کرنا، اور یسوع مسیح کے ذریعے نجات پانا ہے۔ انسان کا تخلیقی سفر، گناہ کے ذریعے متاثر ہونے کے باوجود، خدا کی محبت اور رحم سے نیا ہو سکتا ہے اور اُس کے ساتھ ابدی تعلق قائم کر سکتا ہے۔

All Rights Reserved © 2024 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

[1] الرحمٰن 55: 13

Al-Rahman: 13

[2] القیامۃ 75: 36

Al-Qiyamah: 36

[3] المؤمنون 23: 14

Al-Mu'minun: 13

[4] ایضاً

Ibid

[5] ایضاً

Ibid

[6] ایضاً

Ibid

[7] ایضاً

Ibid

[8] الذاریات 51: 56

Al-Dhariyat: 56

[9] The books of Samuel and Kings are often called First through Fourth Kings in the Catholic tradition, much like the Orthodox

[10] In Catholic Bibles, Baruch includes a sixth chapter called the Letter of Jeremiah. Baruch is not in the Protestant Bible or the Tanakh.

[11] In Catholic and Orthodox Bibles, Daniel includes three sections not included in Protestant Bibles. The Prayer of Azariah and Song of the Three Holy Children are included between Daniel 3:23–24. Susanna is included as Daniel.

[12] The Bible, Genesis Chapter 1, Torah, Verse: 1.

[13] Ibid, Verse: 27.

[14] Ibid, Verse: 28.

[15] Ibid, Verse: 11.

[16] The Bible, Genesis, Chapter II: Torah, verses 21،22.

[17] Ibid, verses 23.

[18] Ibid, verses 27.

[19] Ibid, verses 24.

[20] Ibid, verses 25.

[21] Ibid, verses 26.

[22] Ibid, verses 16.

[23] Ibid, verses 17.

[24] Psalm 8:6.

[25] Psalm 1‹2‹23.

[26] Psalm 34‹18.

[27] Psalm 51‹10.

[28] Psalm 100‹2.

[29] Genesis 2:7.

[30] Romans 5:12.

[31] John 3:16.

[32] Corinthians 5:17.

[33] Matthew 5:16.